© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

اس ماہ کا اہم واقعہ اسلام آباد میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے مختلف مکاتبِ فکر کے جید علماء، ناموَر کا کنونشن تھا۔ اس دو روزہ کنونشن میں ہر طبقۂ فکر کے علماء نے شرکت کی صدرِ پاکستان نے (جو آخر تک اس کنونشن میں شریک رہے) شرکاءِ اجتماع کو افتتاحی خطاب میں کھلے دل سے دعوت دی کہ وہ جس قسم کی تنقید کریں یا اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں جو بھی خامی یا رکاوٹ محسوس کریں اس کی نشاندہی کریں۔ اس کے تدارک و ازالہ کی تجویز پیش کریں بالخصوص اسلامی نظام کے سلسلہ میں کئے گئے اقدامات کی رکاوٹوں، نظام عشر و زکوٰۃ، اور اسلامی آئین سازی کے سلسلہ میں فقہی اختلافات کا حل۔ ان تین موضوعات پر اپنے خیالات بلا روک ٹوک ظاہر کریں علماءِ کرام اور مقررین نے اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھا کر نہایت خوشگوار فضا میں اور سلجھے ہوئے انداز میں اظہارِ خیال کیا۔ تمام تقاریر میں جو اہم نکات اٹھائے گئے وہ یہ تھے کہ بنیادی طور پر اسلامی نظام کے لئے اصلاحِ معاشرہ کی بھرپور کوشش کی جائے اس سلسلہ میں ذرائع ابلاغ کے مکمل احتساب و تطہیر کی ضرورت ہے۔ معروفات کے فروغ کے ساتھ منکرات و فواحش اور برائی کے استیصال کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں اس کے ساتھ ہی مروّجہ نظامِ تعلیم و نصابِ تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں لازمی ہیں جن کی قیامِ پاکستان کے فوراً بعد ضرورت تھی اس نظام سے جو نسل تیار ہو کر نکلتی ہے وہ ذہنی معاشرتی اور اعتقادی طور پر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ و حکمرانی کے ساتھ جوڑ نہیں کھا سکتی پورے تعلیمی ڈھانچہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنا وقت کا اوّلین تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا اہم نکتہ جو مقررین کے مدّنظر رہا وہ ملک میں مروّج نظام عدل و انصاف اور عدلیہ میں انقلابی تبدیلی اور اصلاح کا تھا کہ موجودہ عدالتی نظام اور اس کا قانون توکیل و شہادت پھر متضاد قوانین کا اجراء اور پیچیدہ طویل طریق کار ہمیں ہرگز اسلام کا نظامِ عدل و انصاف مہیا نہیں کر سکتا اور نہ اسلامی قوانین کے اجراء و نفاذ میں ممد و معاون بن سکتا ہے جس کی مثال یہ کہ حدود کے نفاذ کے اجراء کے باوجود آج تک کوئی بھی حد نافذ نہیں کی جا سکی۔ پھر نظامِ شریعت کے اجراء کے لئے بنیادی طور پر شریعت کے مبادی اور مآخذ پر گہری نظر تبحّر و رسوخ کی جو صلاحیت درکار ہے موجودہ رجالِ کار اس پر ہرگز پورے نہیں اترتے اس کے لئے ضروری ہے کہ دین و شریعت سے براہِ راست خبر رکھنے والے افراد کے ذمہ یہ کام لگا دیا جائے۔ تیسری بات ملک کے معاشی ڈھانچہ کو جلد از جلد اسلامی خطوط پر ڈھالنے کی تھی کہ نظامِ عشر و زکوٰۃ کا نفاذ ہر چند کہ ضروری اور مفید ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسکی بعض خامیاں جو اصلاح طلب ہیں۔ اسکی نشاندہی کے باوجود بنیادی طور پر ملک کی اقتصادیات کو سُود کے ظالمانہ اور غیر اسلامی شکنجے سے جلد از جلد نکالنا اسلامی اسٹیٹ کا اوّلین فریضہ ہے۔ کوئی بھی دو متوازی اور متضاد معاشی ڈھانچے ملک کو خوشحال اور رفاہیت سے ہمکنار نہیں کر سکتے۔ کجا کہ کچھ اصلاحات تو اسلامی ہوں اور سارا ڈھانچہ غیر اسلامی معاشی سرمایہ دارانہ بنیادوں پر قائم ہو۔

اسلامی قانون سازی کے سلسلہ میں فقہی اختلافات کے حوالے سے کہا گیا کہ پچھلے تیس سالوں میں اسلامی نظام کے نفاذ میں جو لوگ مخلص نہ تھے اور اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اسے ایک ہوّا کی شکل میں کھڑا کر دیا جبکہ درحقیقت اہل سنت والجماعۃ کے تمام مکاتبِ فکر کے درمیان کوئی بھی ایسا اختلاف نہیں ہوا جو اسلامی قوانین اور نظام کے نفاذ کے لئے رکاوٹ بن سکے۔ پھر بہت عرصہ قبل مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر نے ۲۳ نکات کے شکل میں اتحاد اور وحدت کا ایک بنیادی لائحہ عمل مہیا کر دیا ہے اور اگر کوئی مٹھی بھر جماعت یا فرقہ اس سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنے مسلک کی دو ایک باتوں کو وجہ نزاع بنانا چاہتی ہے تو وہ فقہی اختلاف نہیں بلکہ انتشار و افتراق کی صورت ہے۔ اسے نہ تو عظیم مقصد اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے رکاوٹ بنایا جا سکتا ہے اور نہ ایسی کوئی کوشش جس سے ملک و ملّت کی سالمیت سبوتاژ ہو کسی حوصلہ افزائی یا درخور اعتناء سمجھنے کی مستحق ہے۔ واضح طور پہ ہر پہلو سے اس نقطہ کو واضح کیا گیا کہ کسی بھی ملک کی پبلک لاء اس ملک کی اکثریت کی مرضی اور معتقدات کے مطابق ہوتی ہے جس کی مثال پڑوسی ملک ایران میں ہمارے سامنے ہے۔ البتہ پرسنل لاء اور عبادات میں ہر فرقہ کو اپنے مسلک کے مطابق آزادی دی جاتی ہے اس لئے کوئی بھی فقہی اختلاف نہ ملک میں دو قسم کے قوانین اور متعدد پبلک لاء کے نفاذ کے لئے وجہ جواز نہیں بن سکتا۔

ان اہم نکات کے علاوہ کنونشن میں ملک کی ہر بڑی چھوٹی برائی یا خامی کا ذکر کیا گیا جسے سربراہ مملکت نے نہایت خندہ پیشانی سے سنا اور اپنے اختتامی خطاب میں ہر پہلو پہ اظہار خیال کیا اور کنونشن کے مقررین کے اہم خیالات سے اتفاق کیا۔ اسلامی نظام و قوانین کے سلسلہ میں صدر نے کچھ اہم اقدامات کا بھی اعلان کیا جس میں سماجی قانونی تعلیمی تبلیغی معاشی امور سے متعلق علماء کی کمیٹیاں اور ایک اہم مشاورتی علماء بورڈ کی تشکیل کا اعلان بھی تھا۔ مگر یہ سب امور اسلامی نظام کیطرف پیش رفت کا ذریعہ تب بنیں گے کہ متعلقہ ادارے اور جن لوگوں کے ہاتھ میں زمام کار ہے اور جن لوگوں سے اس راہ میں مدد کی امید کی جا رہی ہے۔ پوری مسئولیت خداوندی کے احساس، ایمان و یقین، اخلاص و للہیت کے ساتھ اس مقصد میں پوری توانائیاں خرچ کر دیں۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ اس ملک میں اللہ اور رسول کے نظام عدل کا بول بالا ہو اور یہ ملک پورے عالم اسلام کے لئے ایک نمونۂ جنت بن سکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کی تیاریاں دنیا بھر میں شروع ہیں۔ تعلیمی ادارے جامعات اور جماعتیں اسلامی حکومتیں غرض دنیا بھر کے مسلمان انفرادی اور اجتماعی پروگرام ترتیب دے رہے ہیں اسکی ٹھوس، مثبت اور دیرپا اثرات پر مبنی صورتیں کیا ہونی چاہئیں اس پر عالم اسلام کے جید اصحاب علم وفکر کو غور کرنا چاہیئے۔

فی الوقت ہم بھارت کی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی تحسین کرتے ہیں جس نے اواخر اکتوبر میں چودھویں صدی ہجری کے دوران مسلمانوں کی ہمہ جہت سرگرمیوں کا جائزہ اور پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کیلئے ایک جامع اور وسیع پروگرام مرتب کیا ہے۔ علی گڑھ سے ہمارے کتنے بھی اختلافات رہے ہوں مگر اس وقت بھارت کی بے بس مسلمان اقلیت کیلئے ہم علی گڑھ یونیورسٹی کو پوری ملت کا مشترکہ سرمایہ سمجھتے ہیں۔ اس سرمایہ کی عظمت وعزت کے لئے دیوبند آج سب سے پیش پیش ہے۔ ہم بھارت کے تمام ایسے اسلامی سمیناروں اجتماعات کو وہاں کے مسلمانوں کی تقویت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کے زیر اہتمام صدی ہجری کے سمینار کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ یونیورسٹی کی طرف سے ناچیز کو بھی باصرار ومحبت شرکت کے دعوت نامے موصول ہو رہے ہیں۔ اگر شرکت ہو سکی تو زہے نصیب۔ لیکن اگر عوارض ومشاغل اور مصاعب راہ رکاوٹ بنے تو ان سطور سے دلی محبت وخلوص اور نیک جذبات کا اظہار تو ہو ہی جائے گا۔ ہم سمینار کے منتظمین اور ارباب یونیورسٹی کو اس مبارک پروگرام پر مبارکباد دیتے ہیں اور دل سے سمینار کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

یہ سطور لکھی جا چکی تھیں کہ جناب مدیر صاحب عوامی جمہوریہ چین کی دعوت پر پاکستانی علماء کے پانچ رکنی وفد کے ممبر کے طور پر چین کے پندرہ روزہ دورہ پر روانہ ہوئے جہاں سے واپسی پر وہ اسلامی آثار، مسلمانوں، اسلامی اداروں اور چین کی ثقافت اور انقلابی اقدامات کے بارہ میں قارئین الحق کو اپنے احساسات وتاثرات سے مطلع کر سکیں گے انشاء اللہ قارئین سے اس دورہ کی کامیابی اور بخیر وعافیت واپسی اور آئندہ تعلیمی اور دینی کاموں کیلئے مفید سے مفید تر بنائے جانے کی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(شفیق فاروقی)

© rasailojaraid.com